www.nurulquran.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔

سورۃ البقرۃ ۔

رکوع : 3

آیات : 21 _ 25

آیت نمبر : 21

سوال : 1 ۔ اس آیت میں کس کو خطاب کیا جا رہا ہے ؟

جواب : اس آیت میں انسانیت کے نام خطاب ہے اور پہلا حکم بھی دیا جا رہا ہے ۔

سوال : 2 ۔ 'یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ' میں الناس کا کیا مفہوم ہے ؟

جواب ۔ الناس کا لفظ قرآن پاک میں 240 مرتبہ آیا ہے ۔
اِسکے تین معنی ہیں ۔

1. انس ۔ (ء ن س) یعنی مانوس ہونا ۔ ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل کر رہنا ۔
2. آنَس ۔ جس کو آنکھوں سے دیکھا جا سکے ۔ اسکا opposite جِن ہیں یعنی چھپی ہوئی چیز ۔
3. نسیا ۔ (ن س ی) یعنی بھولنے والا ۔ ایک حدیث کے مفہوم کے مطابق 'انسان کی فطرت میں بھول ہے' ۔

سوال : 3 ۔ اس قسم کا اندازِ خطاب کیوں اختیار کیا گیا ؟

جواب ۔ 'یاایھا الناس' قرآنِ پاک کا امتیاز ہے ۔
اس سے پہلے انبیا کرام کو جو کتابیں دی گئیں ۔ اس میں پکارنے کا انداز مختلف ہوتا تھا ۔ 'میری قوم' کہہ کر مخاطب کیا جاتا ۔ یعنی قومیت کی بنیاد پر پکارا جاتا تھا ۔ اسلام قومیت ، عصبیت ، فرقہ پرستی کی دعوت نہیں دیتا بلکہ عبودیت کی بنیاد پر دعوت دیتا ہے اِس کو بنیاد بنا کر اسلام کو پوری انسانیت کیلئے عام کر دیا گیا ۔

آیت نمبر 21 ،

سوال: 4 ۔ اس آیت میں انسانیت کو کیا حکم دیا جارہا ہے ؟

جواب ۔ اس آیت میں انسانیت کو عبادت کرنے کا حکم دیا جارہا ہے ۔

سوال:5۔ عبادت سے کیا مراد ہے ؟

جواب ۔ عبادت ۔ ع ب اد

- اس کا پہلا درجہ توحید ہے ۔ اللہ کو ایک ماننا ۔ اسکی تمام صفات کیساتھ ۔
- دلی آمادگی کے ساتھ حد درجہ کی اطاعت کرنا ۔
- اپنے رب کی مرضی کو آگے کرلینا ، اس کو اپنا سب کچھ بنا لینا ۔
- اس کے ہر ایک حکم کے آگے جھک جانا ۔

سوال:6۔ نبی کی ذمہ داری کیا ہے ؟

جواب ۔ نبی کی ذمہ داری یہ ہے کہ اس کتاب کو کتابِ الٰہی ہونا ظاہر کرے ۔ یعنی کہ یہ کتاب کسی بھی قسم کے شک سے پاک ہے ، جیسا کہ ہم نے سورۃ کے آغاز میں پڑھا ۔ دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ لوگوں کو ان کا مقصدِ حیات بتائے ، جس کا بیان اسی آیت (21 #) میں کیا گیا ۔

سوال.7 ، اس آیت میں رَبَّكُمُ میں کیا اہم نکتہ پوشیدہ ہے ؟

جواب ؛ رَبَّكُمُ سے مراد ہے تمہارا رب ۔ یعنی رب کیساتھ تعلق کا اظہار ہورہا ہے ۔ یہاں پر تمہارا رب کہہ کر اپنائیت کا احساس دلایا گیا ۔ اور یہی اہم نکتہ ہے کہ اگر آج امتِ وسط ، رب کا پیغام انسانیت تک پہنچانا چاہتی ہے تو سب سے پہلے رب کی پہچان کروائی جائے ۔ یعنی بندوں کو رب کے ساتھ جوڑیں ۔ اس رب نے جس نے انہیں پیدا کیا ہے ۔

آیت نمبر 21 .

سوال: 8 ، اس آیت میں "مِنْ قَبْلِکُمْ" سے کون لوگ مراد ہیں ؟

جواب ، اس سے مراد انسان کی اپنی پچھلی نسل یعنی باپ دادا سے لیکر اوپر حضرت آدمؑ تک کے لوگ مراد ہیں .

ایک دوسری تفسیر کے مطابق یہاں جنّات مراد ہیں . صحیح روایات میں ہے کہ اس دنیا میں انسانوں سے پہلے جنات بستے تھے . جنہوں نے نافرمانیاں کیں اور آخرکار فرشتوں نے انہیں مار مار کر جنگلوں کیطرف بھگا دیا . اور اس زمین کو انسانوں کیلئے خالی کردیا .

سوال: ۹ . اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی کونسی صفات کا بیان ہے ؟

جواب ، رب . رب کی ذات وہ ہے جو ہماری نشوونما کرتی ہے .
خالق . جس نے ہمیں پیدا کیا . (الخالق)
وہ خالق بھی ہے اور مالک بھی ہے .

سوال: ۱۰ . اللہ کے علاوہ کس کی پوجا کی جاتی ہے ؟

جواب : سب سے بڑا بت جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سامنے آتا ہے . وہ انسان کا اپنا نفس ہے . قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے " بدترین ہے وہ شخص جس نے خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ."

ایک حدیث کے مفہوم کے مطابق . " زمین پر جس معبود کی سب سے زیادہ پرستش کی جاتی ہے وہ انسان کا اپنا نفس ہے ."

- اس کے علاوہ لوگوں کو جو چیز رب کے راستے سے دور کرتی ہے . وہ آباء پرستی یعنی اپنے بڑوں کی اندھی تقلید کرنا ہے . اُن کا نام لے کر ایسی رسومات کی تقلید کرنا جو اسلام کے خلاف ہیں .
- بڑوں کا نام لیکر اللہ کے حکموں سے پیچھے رہنا .

اس لیے فرمایا کہ اُن کو بھی اُسی ذات نے پیدا کیا ، جس نے تمہیں پیدا کیا ، اسلیئے ان کو مت پوجو بلکہ اللہ کو پوجو .

آیت ۔ 21 :

سوال:11۔ 'لَعَلَّ' کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے ؟

جواب ۔ لَعَلَّ کا لفظ عربی زبان میں امید کیلئے آتا ہے ۔
یعنی کہ امید ہے کہ شاید تم بچ جاؤ ۔

سوال: 12 ۔ یہاں پر یقین کا ذکر کیوں نہیں آیا ؟

جواب ۔ یہ امید انسانوں کے اعتبار سے ہیں ۔ یعنی امید کی جا سکتی ہے کہ وہ بچ جائیں گے ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات شک سے پاک ہے ، اسلئے اللہ تعالیٰ کیلئے یہ لفظ ہمیشہ یقین کیلئے آتا ہے ۔
دوسرے لفظوں میں امید ، شک اور یقین کا مجموعہ ہے ۔
نبی پاکؐ کی حدیث کے مطابق 'ایمان خوف اور امید کے درمیان کی چیز ہے'
یعنی کبھی اپنے گناہوں کا خوف محسوس ہوتا ہے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید ہوتی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جتنی عبادت زیادہ ہوگی اتنا ہی تقویٰ زیادہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنے کا نام تقویٰ ہے ۔

سوال:13 ۔ لفظ تقویٰ کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : یہاں اسکے دو معنی ہیں ۔ یہ لفظ بچنے کے معنی میں بھی آتا ہے اور ڈرانے کے معنی میں بھی آتا ہے ۔

س : 13/B : کس چیز سے بچنے کا ذکر ہے ؟

جواب : 1 ۔ جہنم کا ایندھن بننے سے بچنا ۔
2 ۔ دنیا میں اللہ کی نافرمانیوں سے بچنا ۔
3 ۔ زندگی غموں اور خوف سے بچ جانے ۔
4 ۔ دنیا میں depression سے بچنا ۔
5 ۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنا ۔

آیت نمبر 21۔

سوال: 14۔ متقی بننے سے کیا مراد ہے ؟

جواب، تقویٰ کے تین درجے ہیں ۔

1. توحید پر ایمان لانا ۔ شرک سے بچنا ۔ یہ یقین ہوجائے کہ اللہ ایک ہے یعنی رب کی پہچان ہوجائے ۔

2. اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنا ۔ یعنی ہر برائی سے بچنا اور ہر معاملے میں یہ خیال رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوجائے ۔

3. دل و دماغ میں ہر وقت اللہ چھایا رہے ۔ یعنی ہر وقت اللہ کی محبت میں سرشار رہنا ، زبان پر ہر وقت اُسی کا ذکر رہنا ۔ یہ احساس کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت مجھے دیکھ رہا ہے ، نگرانی کررہا ہے ، ہر وقت چھایا رہے ۔

سوال: 15، عبدیت سے کیا مراد ہے ؟

جواب، امام غزالیؒ کے مطابق عبدیت سے مراد یہ ہے کہ جسطرح مردہ نہلانے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے اسی طرح بندہ اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کردے ۔ یعنی رب کیساتھ مکمل سپردگی کا معاملہ ہو۔ اسکے ہر معاملے پر راضی ، اُس کے ہر فیصلے پر خوش رہنا۔

آیت نمبر 22

سوال: 1، اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی کن نعمتوں کا ذکر آیا ہے ؟

جواب، اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے زمین کو فرش بنایا ۔ (اور ہموار بنادیا) اُس نے آسمان کو چھت بنایا ۔ (اس میں بادل، فضا، ہوا شامل ہیں) پھر اُس نے آسمان سے پانی برسایا اور اسکے ذریعے ہر طرح کا رزق انسان کو مہیا فرمایا ۔

آیت نمبر 22۔

سوال: 2۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیوں کیا گیا ؟

جواب۔ یہاں ان نعمتوں کا ذکر کرنے کی دو وجوہات ہیں۔

1. اللہ تعالیٰ کیلئے عبادت کی جائے کیونکہ اس نے تمام نعمتیں اپنے بندے کو عطا کی ہیں۔ اس بات کا احساس دلایا گیا کہ رب نے تمہیں اتنا کچھ عطا کیا ہے تو تم بھی اُس کیلئے جھک جاؤ۔

2. یہاں ان لوگوں کے نظریات کا بھی رد ہے جو نیچر (Nature) کی پوجا کرتے ہیں۔ نبی پاکؐ کے دور میں مختلف مذاہب کے اندر مختلف خداؤں کو پوجنے کا رواج تھا۔ (چاند، سورج، ستارے، آگ) انسان کی ازلی کمزوری کیطرف اشارہ ہے کہ جس چیز سے مرعوب ہوا اسکی پرستش شروع کردی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین و آسمان کو مت پوجو بلکہ ان کے بنانے والے کی پرستش اور عبادت کرو۔

سوال: 3۔ آج کائنات کی تسخیر کی کیا حکمت ہے ؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم عطا فرمایا اور اتنی عقل اور اسباب مہیا فرمائے کہ وہ اس کائنات کو تسخیر کرے تاکہ اسکے دل سے ان چیزوں کی مرعوبیت اور پرستش کرنے کی خواہش نکل جائے۔ اور اسکی نگاہ صرف اس ذات کیطرف ہو جو ان تمام چیزوں کا بنانے والا ہے۔

آیت 23۔

سوال: 1۔ اس آیت میں لوگوں کو کیا چیلنج دیا جارہا ہے ؟

جواب۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نبی پاکؐ کی رسالت کو منوانے کیلئے مدینہ کے لوگوں کو چیلنج کررہے ہیں کہ آپؐ کے ذریعے جو قرآن پاک نازل ہوا ہے، اگر اس میں کسی قسم کا شک ہے تو پھر اس جیسا کوئی کلام لے آؤ۔

آیت ،23 ،

سوال:2 ، محمدؐ کی جگہ اس سورۃ میں عبد کا لفظ لانے کی کیا حکمت ہے ؟

جواب ، 1، چونکہ پچھلی آیت میں عبادت کی بات ہوئی ۔ اسلیئے نبیؐ کو عبد قرار دیا جارہا ہے کہ جس کام کا عام انسان کو حکم دیا گیا وہ اس نبیؐ کو بھی دیا گیا ہے ۔

2 ، شرک سے بچانا مقصود ہے ۔ عبادت کے بعد فوراً ہی محمدؐ کا نام آجاتا، تو لوگ اُن کو نبی کے اصل مقام سے ہٹا دیتے اور نعوذ باللہ ۔ اللہ کے برابر جانتے ۔

3 ، عبد کا لفظ قرآن پاک میں نبی پاکؐ کیلئے ہر اس مقام پر استعمال ہوا ہے جہاں کسی خاص واقعہ یا بڑے کارنامے کا ذکر آیا ہے ۔

سوال:3 ، شہید کے کیا معنی ہیں ؟

جواب ، شہید کا لفظ تین طرح استعمال ہوتا ہے ۔

1 . موجود ہونا

2 . مددگار ہونا

3 . گواہ ہونا .

آیت ،24 ، اس آیت میں کس چیز سے بچنے کا کہا جارہا ہے ؟

جواب ، اس آیت میں اُس آگ سے بچنے کا کہا جارہا ہے جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہیں ۔

سوال:2 ، یہاں پر کن پتھروں کیطرف اشارہ ہے ؟

جواب ، اِن سے مراد وہ پتھر ہیں جن کو خدا بناکر پوجا جاتا تھا ۔

س 2/b : آگ میں پتھر کیوں ہونگے ؟

جواب ، پتھروں کی اپنی تو کوئی حس نہیں ہوتی ۔ یہ صرف اُن کی پرستش کرنے والوں کی ذلت اور رسوائی کیلئے ہوگا کہ آج تمہارے خدا بھی تمہارے ساتھ اِسی آگ میں ہیں ۔

آیت: 24.

سوال: 3: وقود کے کیا معنی ہیں؟

جواب: وقود سے مراد ایندھن (Feul) ہے.
جہاں بھی قرآن پاک میں یہ لفظ آیا ہے، وہاں جلانے والی چیزوں کیلئے استعمال کیا گیا ہے.

سوال: 4. اعدت للکفرین. سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جہنم تیار ہو چکی ہے.
(نبی پاک ؐ کو واقعۂ معراج میں دکھائی گئی تھی)
دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ کافروں کیلئے بنائی گئی ہے.
کافروں کے ساتھ ساتھ، جو بھی دنیا میں رہتے ہوئے کافروں کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرے گا، وہ بھی جہنم میں جا سکتا ہے.

آیت۔ 25۔

سوال: 1۔ یہاں پر کن لوگوں کو خوشخبری دی جا رہی ہے؟

جواب: ان لوگوں کو خوشخبری دی جا رہی ہے جو ایمان لاتے ہیں، اور نیک عمل کرتے ہیں.
(٩۔ بشارت. ایسی خوشخبری جس کا اثر چہرے پر آئے)

سوال: 2. ایمان سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایمان میں تین چیزیں شامل ہیں.

1. تصدیق بالقلب. دل سے ایمان لانا
2. اقرار باللسان. زبان سے اقرار کرنا.
3. عمل بالجوارح. اپنے اعمال سے ثابت کرنا.

آیت نمبر: 25

سوال: 3۔ کونسے عمل، صالح کہلاتے ہیں ؟

جواب۔ کوئی عمل صالح تب ہوگا ،

1۔ جب نیت خالص ہو یعنی خالصتاً اللہ تعالیٰ کیلئے کیا جائے ۔

2۔ جب سنت کے موافق ہو ۔

اللہ تعالیٰ ایسے اعمال کرنے والوں کو جنت کی بشارت دیتا ہے ۔

سوال: 4۔ جنت کے کتنے درجے ہیں ؟

جواب، جنت کے سات درجے ہیں ۔

1۔ فردوس 2۔ نعیم 3۔ عدن 4۔ دارالسلام

5۔ دارالخلد 6۔ جنت الماوی 7۔ عِلّیّون ۔

سوال: 5، مفسرین کی رائے میں جنت کی نہروں کا کیا بیان ہے ؟

جواب، a) اس سے مراد جنت کی نہریں ہی ہیں ۔

b) اوپر سے نیچے گرنے والی آبشار کیطرف اشارہ ہے ۔

c) جنتیوں کے محلوں (محلات) کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں ۔

d) درختوں کے نیچے سے گرتی ہیں ۔

سوال: 6، جنتیوں کا یہ کہنا ' هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ' سے کیا مراد ہے ؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں بھی ایسے پھل ملے تھے ۔

اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ جنت میں بھی ایسے پھل پہلے مل چکے ہیں ۔

(یہ خاص طور پر شہدا کیطرف اشارہ ہے کہ جنہیں جنت سے نعمتیں ، پھل اور کھانے کی چیزیں مل جاتی ہیں)

- جنت میں نعمتوں کی تکرار کا اندازہ ہوتا ہے ۔ یعنی ایکبار نہ دیئے جائینگے بلکہ بار بار دیئے جائینگے ۔

آیت نمبر: 25

سوال: 3۔ کونسے عمل، صالح کہلاتے ہیں ؟

جواب۔ کوئی عمل صالح تب ہوگا ،

1۔ جب نیت خالص ہو یعنی خالصتاً اللہ تعالیٰ کیلئے کیا جائے۔

2۔ جب سنت کے موافق ہو۔

اللہ تعالیٰ ایسے اعمال کرنے والوں کو جنت کی بشارت دیتا ہے۔

سوال: 4۔ جنت کے کتنے درجے ہیں ؟

جواب: جنت کے سات درجے ہیں۔

1۔ فردوس 2۔ نعیم 3۔ عدن 4۔ دار السلام

5۔ دار الخلد 6۔ جنت الماوٰی 7۔ علیّیون۔

سوال: 5۔ مفسرین کی رائے میں جنت کی نہروں کا کیا بیان ہے ؟

جواب: a) اس سے مراد جنت کی نہریں ہی ہیں۔

b) اوپر سے نیچے گرنے والی آبشار کیطرف اشارہ ہے۔

c) جنتیوں کے محلوں (محلات) کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔

d) درختوں کے نیچے سے گرتی ہیں۔

سوال: 6۔ جنتیوں کا یہ کہنا "هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ" سے کیا مراد ہے ؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں بھی ایسے پھل ملے تھے۔

اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ جنت میں بھی ایسے پھل پہلے مل چکے ہیں۔
(یہ خاص طور پر شہدا کیطرف اشارہ ہے کہ جنہیں جنت سے نعمتیں، پھل اور کھانے کی چیزیں مل جاتی ہیں)

- جنت میں نعمتوں کی تکرار کا اندازہ ہوتا ہے۔ یعنی ایکبار نہ دیئے جائینگے بلکہ بار بار دیئے جائینگے۔